پیغام کے مدیر کا انتخاب

(مضمون نمبر ۳ از ادارہ)

مدیر کا انتخاب ادارے کا حق ہے، امیدوار کا نہیں

ادارے کا حق ہے کہ وہ اپنے مدیر کا انتخاب کرے، اور امیدوار کا حق صرف یہ ہے کہ وہ اپنی درخواست پیش کرے۔ یہ فرق بظاہر چھوٹا ہے، مگر اسی سے ادارے کی خودمختاری قائم رہتی ہے۔ اگر امیدوار انتخاب کرنے لگیں تو ادارہ رفتہ رفتہ اپنے ہی ملازمین کے ہاتھ میں یرغمال بن جاتا ہے۔ اسی لیے ہمارے ہاں یہ اصول طے کیا گیا ہے کہ مدیر کا تقرر صرف بورڈ آف ٹرسٹیز کرے گا، اور بورڈ کے فیصلے کے خلاف کوئی اپیل نہیں ہوگی۔

مدیر کی مدت تین سال ہے، اور وہ دو بار سے زیادہ نہیں

مدیر کی مدت تین سال مقرر کی گئی ہے، اور کوئی شخص دو مدتوں سے زیادہ اس منصب پر فائز نہیں رہ سکتا۔ یہ حد اس لیے رکھی گئی ہے کہ ادارے میں نئی سوچ آتی رہے اور کوئی شخص اپنے آپ کو ادارے کا مالک نہ سمجھنے لگے۔ تین سال کی مدت کو بعض لوگ کم کہتے ہیں، مگر تجربہ بتاتا ہے کہ اس سے کم مدت میں کوئی مدیر اپنی پالیسی کو ٹھیک سے نافذ نہیں کر پاتا، اور پانچ سال سے زیادہ مدت میں وہ ادارے کی عادت بن جاتا ہے۔

امیدوار کے لیے کم از کم شرائط کیا ہیں

امیدوار کے لیے کم از کم شرط یہ ہے کہ وہ کسی تسلیم شدہ جامعہ سے کم از کم ماسٹرز کی ڈگری رکھتا ہو اور اس کے پاس صحافت، تعلیم یا انتظامی امور میں کم از کم 7 سال کا تجربہ ہو۔ اس کے علاوہ وہ کسی ایسی عدالتی کارروائی میں ملوث نہ رہا ہو جس میں اخلاقی پستی کا الزام ثابت ہوا ہو۔ یہ شرط اس لیے رکھی گئی ہے کہ مدیر کا کردار ادارے کا چہرہ ہوتا ہے، اور داغ دار چہرہ ادارے کی ساکھ کو نقصان پہنچاتا ہے۔

انتخاب کا طریقہ کار کیا ہوگا

انتخاب کا طریقہ کار یہ ہے کہ بورڈ آف ٹرسٹیز کی ایک خصوصی کمیٹی درخواستوں کی جانچ کرے گی اور زیادہ سے زیادہ 5 امیدواروں کی فہرست تیار کرے گی۔ اس فہرست میں سے ہر امیدوار کو ایک مقررہ دن پر کمیٹی کے سامنے پیش ہونا ہوگا، جہاں اس سے تحریری اور زبانی سوالات کیے جائیں گے۔ اس کے بعد کمیٹی اپنی سفارش بورڈ کے سامنے رکھے گی، اور بورڈ کی اکثریت سے فیصلہ کیا جائے گا۔ اس پورے عمل کو 60 دن کے اندر مکمل کرنا لازم ہے، تاکہ ادارہ طویل عرصے تک بغیر سربراہ کے نہ رہے۔

مدیر کے اختیارات اور ذمہ داریاں کیا ہیں

مدیر کو ادارے کی پالیسی بنانے، بجٹ کی تجویز پیش کرنے اور عملے کی تقرری کے اختیارات حاصل ہیں، مگر وہ بورڈ کی منظوری کے بغیر کوئی بڑا مالی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر سال ادارے کی کارکردگی کی رپورٹ بورڈ کے سامنے پیش کرے، اور اس رپورٹ کو عام لوگوں کے لیے بھی شائع کیا جائے گا۔ یہ شفافیت اس لیے ضروری ہے کہ ادارہ عوام کے عطیات پر چلتا ہے، اور عطیہ دینے والوں کو یہ جاننے کا حق ہے کہ ان کا پیسہ کہاں خرچ ہو رہا ہے۔

مدیر کی تنخواہ اور مراعات کا تعین کیسے ہوگا

مدیر کی تنخواہ اور مراعات کا تعین بورڈ کی ایک ذیلی کمیٹی کرے گی، جو ادارے کے مالی وسائل اور ملک میں اسی نوعیت کے دوسرے اداروں کے منتظمین کی تنخواہوں کو سامنے رکھ کر سفارش کرے گی۔ کمیٹی کی سفارش کو بورڈ من و عن منظور یا مسترد کر سکتا ہے، مگر اس میں ردوبدل نہیں کر سکتا۔ اس طریقے سے مدیر کو یہ شکایت کا موقع نہیں ملتا کہ اس کی تنخواہ اس کے اپنے فیصلے سے بڑھ گئی ہے، اور بورڈ کو بھی من مانی سے روکا جاتا ہے۔

مدیر کو ہٹانے کا طریقہ کیا ہے

مدیر کو ہٹانے کا طریقہ کار بھی طے کیا گیا ہے، تاکہ کسی کو بھی بلاوجہ نکالا نہ جا سکے۔ اس کے لیے بورڈ کے کم از کم دو تہائی ارکان کی تحریری تجویز درکار ہوگی، اور مدیر کو اپنی صفائی پیش کرنے کا پورا موقع دیا جائے گا۔ اگر مدیر کو ہٹایا جائے تو اس کی جگہ نئے مدیر کا انتخاب 30 دن کے اندر کرنا لازم ہے، تاکہ ادارہ طویل عرصے تک بغیر سربراہ کے نہ رہے۔ عارضی طور پر ادارے کا کام ڈپٹی مدیر چلائے گا، جو اسی ادارے کا ملازم ہوگا۔

مدیر کی تعلیمی اور انتظامی ذمہ داریاں

مدیر کی ذمہ داری ہے کہ وہ ادارے کے تعلیمی معیار کو بلند رکھے، اساتذہ کی تربیت کا انتظام کرے اور ہر سال کم از کم 2 ورکشاپس منعقد کرائے۔ اس کے علاوہ وہ ادارے کے مالی وسائل میں اضافے کے لیے مخیر حضرات سے رابطہ کرے گا، مگر کسی سے کوئی ایسا وعدہ نہیں کرے گا جو ادارے کی پالیسی سے ٹکراتا ہو۔ مدیر کو ہر سال کم از کم 4 اجلاس بورڈ کے ساتھ کرنے ہوں گے، تاکہ بورڈ کو ادارے کی سرگرمیوں سے باخبر رکھا جا سکے۔

مدیر کی تنخواہ اور مراعات کا تعین کیسے ہوگا

مدیر کی تنخواہ اور مراعات کا تعین بورڈ کی ایک ذیلی کمیٹی کرے گی، جو ادارے کے مالی وسائل اور ملک میں اسی نوعیت کے دوسرے اداروں کے منتظمین کی تنخواہوں کو سامنے رکھ کر سفارش کرے گی۔ کمیٹی کی سفارش کو بورڈ من و عن منظور یا مسترد کر سکتا ہے، مگر اس میں ردوبدل نہیں کر سکتا۔ اس طریقے سے مدیر کو یہ شکایت کا موقع نہیں ملتا کہ اس کی تنخواہ اس کے اپنے فیصلے سے بڑھ گئی ہے، اور بورڈ کو بھی من مانی سے روکا جاتا ہے۔

مدیر کی تعلیمی اور انتظامی ذمہ داریاں

مدیر کی ذمہ داری ہے کہ وہ ادارے کے تعلیمی معیار کو بلند رکھے، اساتذہ کی تربیت کا انتظام کرے اور ہر سال کم از کم 2 ورکشاپس منعقد کرائے۔ اس کے علاوہ وہ ادارے کے مالی وسائل میں اضافے کے لیے مخیر حضرات سے رابطہ کرے گا، مگر کسی سے کوئی ایسا وعدہ نہیں کرے گا جو ادارے کی پالیسی سے ٹکراتا ہو۔ مدیر کو ہر سال کم از کم 4 اجلاس بورڈ کے ساتھ کرنے ہوں گے، تاکہ بورڈ کو ادارے کی سرگرمیوں سے باخبر رکھا جا سکے۔

مدیر کا انتخاب ادارے کا حق ہے، امیدوار کا نہیں

ادارے کا حق ہے کہ وہ اپنے مدیر کا انتخاب کرے، اور امیدوار کا حق صرف یہ ہے کہ وہ اپنی درخواست پیش کرے۔ یہ فرق بظاہر چھوٹا ہے، مگر اسی سے ادارے کی خودمختاری قائم رہتی ہے۔ اگر امیدوار انتخاب کرنے لگیں تو ادارہ رفتہ رفتہ اپنے ہی ملازمین کے ہاتھ میں یرغمال بن جاتا ہے۔ اسی لیے ہمارے ہاں یہ اصول طے کیا گیا ہے کہ مدیر کا تقرر صرف بورڈ آف ٹرسٹیز کرے گا، اور بورڈ کے فیصلے کے خلاف کوئی اپیل نہیں ہوگی۔

مدیر کی مدت تین سال ہے، اور وہ دو بار سے زیادہ نہیں

مدیر کی مدت تین سال مقرر کی گئی ہے، اور کوئی شخص دو مدتوں سے زیادہ اس منصب پر فائز نہیں رہ سکتا۔ یہ حد اس لیے رکھی گئی ہے کہ ادارے میں نئی سوچ آتی رہے اور کوئی شخص اپنے آپ کو ادارے کا مالک نہ سمجھنے لگے۔ تین سال کی مدت کو بعض لوگ کم کہتے ہیں، مگر تجربہ بتاتا ہے کہ اس سے کم مدت میں کوئی مدیر اپنی پالیسی کو ٹھیک سے نافذ نہیں کر پاتا، اور پانچ سال سے زیادہ مدت میں وہ ادارے کی عادت بن جاتا ہے۔

امیدوار کے لیے کم از کم شرائط کیا ہیں

امیدوار کے لیے کم از کم شرط یہ ہے کہ وہ کسی تسلیم شدہ جامعہ سے کم از کم ماسٹرز کی ڈگری رکھتا ہو اور اس کے پاس صحافت، تعلیم یا انتظامی امور میں کم از کم 7 سال کا تجربہ ہو۔ اس کے علاوہ وہ کسی ایسی عدالتی کارروائی میں ملوث نہ رہا ہو جس میں اخلاقی پستی کا الزام ثابت ہوا ہو۔ یہ شرط اس لیے رکھی گئی ہے کہ مدیر کا کردار ادارے کا چہرہ ہوتا ہے، اور داغ دار چہرہ ادارے کی ساکھ کو نقصان پہنچاتا ہے۔

انتخاب کا طریقہ کار کیا ہوگا

انتخاب کا طریقہ کار یہ ہے کہ بورڈ آف ٹرسٹیز کی ایک خصوصی کمیٹی درخواستوں کی جانچ کرے گی اور زیادہ سے زیادہ 5 امیدواروں کی فہرست تیار کرے گی۔ اس فہرست میں سے ہر امیدوار کو ایک مقررہ دن پر کمیٹی کے سامنے پیش ہونا ہوگا، جہاں اس سے تحریری اور زبانی سوالات کیے جائیں گے۔ اس کے بعد کمیٹی اپنی سفارش بورڈ کے سامنے رکھے گی، اور بورڈ کی اکثریت سے فیصلہ کیا جائے گا۔ اس پورے عمل کو 60 دن کے اندر مکمل کرنا لازم ہے، تاکہ ادارہ طویل عرصے تک بغیر سربراہ کے نہ رہے۔

مدیر کے اختیارات اور ذمہ داریاں کیا ہیں

مدیر کو ادارے کی پالیسی بنانے، بجٹ کی تجویز پیش کرنے اور عملے کی تقرری کے اختیارات حاصل ہیں، مگر وہ بورڈ کی منظوری کے بغیر کوئی بڑا مالی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر سال ادارے کی کارکردگی کی رپورٹ بورڈ کے سامنے پیش کرے، اور اس رپورٹ کو عام لوگوں کے لیے بھی شائع کیا جائے گا۔ یہ شفافیت اس لیے ضروری ہے کہ ادارہ عوام کے عطیات پر چلتا ہے، اور عطیہ دینے والوں کو یہ جاننے کا حق ہے کہ ان کا پیسہ کہاں خرچ ہو رہا ہے۔

مدیر کی تنخواہ اور مراعات کا تعین کیسے ہوگا

مدیر کی تنخواہ اور مراعات کا تعین بورڈ کی ایک ذیلی کمیٹی کرے گی، جو ادارے کے مالی وسائل اور ملک میں اسی نوعیت کے دوسرے اداروں کے منتظمین کی تنخواہوں کو سامنے رکھ کر سفارش کرے گی۔ کمیٹی کی سفارش کو بورڈ من و عن منظور یا مسترد کر سکتا ہے، مگر اس میں ردوبدل نہیں کر سکتا۔ اس طریقے سے مدیر کو یہ شکایت کا موقع نہیں ملتا کہ اس کی تنخواہ اس کے اپنے فیصلے سے بڑھ گئی ہے، اور بورڈ کو بھی من مانی سے روکا جاتا ہے۔

مدیر کی تعلیمی اور انتظامی ذمہ داریاں

مدیر کی ذمہ داری ہے کہ وہ ادارے کے تعلیمی معیار کو بلند رکھے، اساتذہ کی تربیت کا انتظام کرے اور ہر سال کم از کم 2 ورکشاپس منعقد کرائے۔ اس کے علاوہ وہ ادارے کے مالی وسائل میں اضافے کے لیے مخیر حضرات سے رابطہ کرے گا، مگر کسی سے کوئی ایسا وعدہ نہیں کرے گا جو ادارے کی پالیسی سے ٹکراتا ہو۔ مدیر کو ہر سال کم از کم 4 اجلاس بورڈ کے ساتھ کرنے ہوں گے، تاکہ بورڈ کو ادارے کی سرگرمیوں سے باخبر رکھا جا سکے۔

ساحلِ نیلم پر کچھوؤں کے انڈوں کی حفاظت کا نیا مرکز قائم

(مضمون نمبر ۳ از ادارہ)

ساحلِ نیلم پر کچھوؤں کے انڈوں کی حفاظت کا نیا مرکز قائم

ساحلِ نیلم پر کچھوؤں کے انڈوں کی حفاظت کے لیے ایک نیا مرکز قائم کیا گیا ہے۔ یہ مرکز ساحلِ نیلم کے ان حصوں پر کام کرے گا جہاں ہر سال کچھوے انڈے دینے کے لیے آتے ہیں۔ مرکز کا مقصد یہ ہے کہ انڈوں کو شکاری جانوروں، غیر قانونی خرید و فروخت اور ساحل پر بڑھتی ہوئی روشنی سے محفوظ رکھا جائے۔ اس کام کے لیے مرکز کے عملے کو خصوصی تربیت دی گئی ہے۔

مرکز کے انچارج ڈاکٹر فرحان مجید نے بتایا کہ ہر مادہ کچھوا ایک موسم میں اوسطاً 120 سے 160 انڈے دیتا ہے۔ ان انڈوں کو ریت میں گڑھے کھود کر دبایا جاتا ہے، اور ان گڑھوں کی جگہ کو نشان زد کیا جاتا ہے۔ ’’ہم نے دیکھا ہے کہ کئی انڈے صرف اس لیے ضائع ہو جاتے ہیں کہ لوگ نادانستہ ان جگہوں پر چل پڑتے ہیں یا وہاں کیمپ لگا لیتے ہیں۔ اب ہر نشان زد جگہ پر ایک چھوٹا بورڈ لگا دیا گیا ہے۔‘‘

انڈوں کی منتقلی اور نگہداشت کا طریقہ

مرکز کے عملے کا کہنا ہے کہ انڈوں کو ان کی اصل جگہ سے اس وقت منتقل کیا جاتا ہے جب وہ ایسی جگہ پر ہوں جو بعد میں پانی میں ڈوب سکتی ہو یا جہاں شکاری جانور آسانی سے پہنچ سکتے ہوں۔ منتقلی کے وقت ہر انڈے کا رخ وہی رکھا جاتا ہے جس طرح وہ ریت میں پڑا تھا، کیونکہ اس سے بچے کے باہر نکلنے میں مدد ملتی ہے۔ ہر گڑھے پر ایک نمبر والا بورڈ لگایا جاتا ہے تاکہ ریکارڈ رکھنا آسان ہو۔

مرکز میں انڈوں کو ایک مخصوص احاطے میں رکھا جاتا ہے جس کے چاروں طرف جالی لگی ہوئی ہے۔ احاطے کے اندر درجۂ حرارت اور نمی کو ناپنے کے آلات بھی نصب کیے گئے ہیں، کیونکہ بچوں کی جنس کا انحصار بھی کافی حد تک درجۂ حرارت پر ہوتا ہے۔ عملہ ہر صبح اور شام ان آلات کی ریڈنگ لکھتا ہے۔ ڈاکٹر فرحان مجید کے مطابق اب تک 200 سے زائد گڑھوں کی نگرانی کی جا رہی ہے۔

مقامی ماہی گیروں کا تعاون اور تحفظات

مقامی ماہی گیروں کی تنظیم ساحلِ نیلم فشر فورک کے صدر حاجی نذیر احمد ملاح نے اس منصوبے کی حمایت کی ہے، تاہم انہوں نے کہا کہ کچھوؤں کے تحفظ کی ذمہ داری صرف ماہی گیروں پر نہیں ڈالنی چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ بہت سے کچھوے ان جالوں میں پھنس کر مرتے ہیں جو بڑی کشتیاں استعمال کرتی ہیں، اس لیے ان کشتیوں پر بھی نگرانی ہونی چاہیے۔ مرکز کے عملے نے اس تجویز کو نوٹ کر لیا ہے۔

ماحولیاتی ماہرین کی رائے اور مستقبل کا لائحہ عمل

ماحولیاتی ماہرین کا کہنا ہے کہ ساحلِ نیلم پر کچھوؤں کی تین اقسام کے آنے کے شواہد ملے ہیں، جن میں سبز کچھوا اور زیتونی کچھوا شامل ہیں۔ ماہرین کے مطابق اگر انڈوں کی حفاظت کا یہ کام پانچ سال تک مسلسل جاری رہے تو ان علاقوں میں کچھوؤں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اسی لیے مرکز نے ڈیٹا جمع کرنے کا ایک باقاعدہ نظام بھی بنایا ہے۔

مرکز کے منتظمین کا کہنا ہے کہ وہ آئندہ مالی سال میں ایک چھوٹا عجائب گھر بھی قائم کریں گے، جہاں سیاح اور طلبہ کچھوؤں کی زندگی کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں گے۔ اس کے لیے ساحلِ نیلم کے ٹورسٹ انفارمیشن سینٹر کے قریب جگہ مختص کی گئی ہے۔ ڈاکٹر فرحان مجید کا کہنا تھا کہ ’’اگر لوگ کچھوؤں کو دیکھنے آئیں گے تو وہ ان کی حفاظت کی اہمیت بھی سمجھیں گے، اور یہی اس منصوبے کی اصل کامیابی ہوگی۔‘‘

ساحلِ نیلم پر کچھوؤں کے انڈوں کی حفاظت کا نیا مرکز قائم

ساحلِ نیلم پر کچھوؤں کے انڈوں کی حفاظت کے لیے ایک نیا مرکز قائم کیا گیا ہے۔ یہ مرکز ساحلِ نیلم کے ان حصوں پر کام کرے گا جہاں ہر سال کچھوے انڈے دینے کے لیے آتے ہیں۔ مرکز کا مقصد یہ ہے کہ انڈوں کو شکاری جانوروں، غیر قانونی خرید و فروخت اور ساحل پر بڑھتی ہوئی روشنی سے محفوظ رکھا جائے۔ اس کام کے لیے مرکز کے عملے کو خصوصی تربیت دی گئی ہے۔

مرکز کے انچارج ڈاکٹر فرحان مجید نے بتایا کہ ہر مادہ کچھوا ایک موسم میں اوسطاً 120 سے 160 انڈے دیتا ہے۔ ان انڈوں کو ریت میں گڑھے کھود کر دبایا جاتا ہے، اور ان گڑھوں کی جگہ کو نشان زد کیا جاتا ہے۔ ’’ہم نے دیکھا ہے کہ کئی انڈے صرف اس لیے ضائع ہو جاتے ہیں کہ لوگ نادانستہ ان جگہوں پر چل پڑتے ہیں یا وہاں کیمپ لگا لیتے ہیں۔ اب ہر نشان زد جگہ پر ایک چھوٹا بورڈ لگا دیا گیا ہے۔‘‘

انڈوں کی منتقلی اور نگہداشت کا طریقہ

مرکز کے عملے کا کہنا ہے کہ انڈوں کو ان کی اصل جگہ سے اس وقت منتقل کیا جاتا ہے جب وہ ایسی جگہ پر ہوں جو بعد میں پانی میں ڈوب سکتی ہو یا جہاں شکاری جانور آسانی سے پہنچ سکتے ہوں۔ منتقلی کے وقت ہر انڈے کا رخ وہی رکھا جاتا ہے جس طرح وہ ریت میں پڑا تھا، کیونکہ اس سے بچے کے باہر نکلنے میں مدد ملتی ہے۔ ہر گڑھے پر ایک نمبر والا بورڈ لگایا جاتا ہے تاکہ ریکارڈ رکھنا آسان ہو۔

مرکز میں انڈوں کو ایک مخصوص احاطے میں رکھا جاتا ہے جس کے چاروں طرف جالی لگی ہوئی ہے۔ احاطے کے اندر درجۂ حرارت اور نمی کو ناپنے کے آلات بھی نصب کیے گئے ہیں، کیونکہ بچوں کی جنس کا انحصار بھی کافی حد تک درجۂ حرارت پر ہوتا ہے۔ عملہ ہر صبح اور شام ان آلات کی ریڈنگ لکھتا ہے۔ ڈاکٹر فرحان مجید کے مطابق اب تک 200 سے زائد گڑھوں کی نگرانی کی جا رہی ہے۔

مقامی ماہی گیروں کا تعاون اور تحفظات

مقامی ماہی گیروں کی تنظیم ساحلِ نیلم فشر فورک کے صدر حاجی نذیر احمد ملاح نے اس منصوبے کی حمایت کی ہے، تاہم انہوں نے کہا کہ کچھوؤں کے تحفظ کی ذمہ داری صرف ماہی گیروں پر نہیں ڈالنی چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ بہت سے کچھوے ان جالوں میں پھنس کر مرتے ہیں جو بڑی کشتیاں استعمال کرتی ہیں، اس لیے ان کشتیوں پر بھی نگرانی ہونی چاہیے۔ مرکز کے عملے نے اس تجویز کو نوٹ کر لیا ہے۔

ماحولیاتی ماہرین کی رائے اور مستقبل کا لائحہ عمل

ماحولیاتی ماہرین کا کہنا ہے کہ ساحلِ نیلم پر کچھوؤں کی تین اقسام کے آنے کے شواہد ملے ہیں، جن میں سبز کچھوا اور زیتونی کچھوا شامل ہیں۔ ماہرین کے مطابق اگر انڈوں کی حفاظت کا یہ کام پانچ سال تک مسلسل جاری رہے تو ان علاقوں میں کچھوؤں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اسی لیے مرکز نے ڈیٹا جمع کرنے کا ایک باقاعدہ نظام بھی بنایا ہے۔

مرکز کے منتظمین کا کہنا ہے کہ وہ آئندہ مالی سال میں ایک چھوٹا عجائب گھر بھی قائم کریں گے، جہاں سیاح اور طلبہ کچھوؤں کی زندگی کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں گے۔ اس کے لیے ساحلِ نیلم کے ٹورسٹ انفارمیشن سینٹر کے قریب جگہ مختص کی گئی ہے۔ ڈاکٹر فرحان مجید کا کہنا تھا کہ ’’اگر لوگ کچھوؤں کو دیکھنے آئیں گے تو وہ ان کی حفاظت کی اہمیت بھی سمجھیں گے، اور یہی اس منصوبے کی اصل کامیابی ہوگی۔‘‘

ساحلِ نیلم پر کچھوؤں کے انڈوں کی حفاظت کا نیا مرکز قائم

(مضمون نمبر ۳ از ادارہ)

ساحلِ نیلم پر کچھوؤں کے انڈوں کی حفاظت کا نیا مرکز قائم

ساحلِ نیلم پر کچھوؤں کے انڈوں کی حفاظت کے لیے ایک نیا مرکز قائم کیا گیا ہے۔ یہ مرکز ساحلِ نیلم کے ان حصوں پر کام کرے گا جہاں ہر سال کچھوے انڈے دینے کے لیے آتے ہیں۔ مرکز کا مقصد یہ ہے کہ انڈوں کو شکاری جانوروں، غیر قانونی خرید و فروخت اور ساحل پر بڑھتی ہوئی روشنی سے محفوظ رکھا جائے۔ اس کام کے لیے مرکز کے عملے کو خصوصی تربیت دی گئی ہے۔

مرکز کے انچارج ڈاکٹر فرحان مجید نے بتایا کہ ہر مادہ کچھوا ایک موسم میں اوسطاً 120 سے 160 انڈے دیتا ہے۔ ان انڈوں کو ریت میں گڑھے کھود کر دبایا جاتا ہے، اور ان گڑھوں کی جگہ کو نشان زد کیا جاتا ہے۔ ’’ہم نے دیکھا ہے کہ کئی انڈے صرف اس لیے ضائع ہو جاتے ہیں کہ لوگ نادانستہ ان جگہوں پر چل پڑتے ہیں یا وہاں کیمپ لگا لیتے ہیں۔ اب ہر نشان زد جگہ پر ایک چھوٹا بورڈ لگا دیا گیا ہے۔‘‘

انڈوں کی منتقلی اور نگہداشت کا طریقہ

مرکز کے عملے کا کہنا ہے کہ انڈوں کو ان کی اصل جگہ سے اس وقت منتقل کیا جاتا ہے جب وہ ایسی جگہ پر ہوں جو بعد میں پانی میں ڈوب سکتی ہو یا جہاں شکاری جانور آسانی سے پہنچ سکتے ہوں۔ منتقلی کے وقت ہر انڈے کا رخ وہی رکھا جاتا ہے جس طرح وہ ریت میں پڑا تھا، کیونکہ اس سے بچے کے باہر نکلنے میں مدد ملتی ہے۔ ہر گڑھے پر ایک نمبر والا بورڈ لگایا جاتا ہے تاکہ ریکارڈ رکھنا آسان ہو۔

مرکز میں انڈوں کو ایک مخصوص احاطے میں رکھا جاتا ہے جس کے چاروں طرف جالی لگی ہوئی ہے۔ احاطے کے اندر درجۂ حرارت اور نمی کو ناپنے کے آلات بھی نصب کیے گئے ہیں، کیونکہ بچوں کی جنس کا انحصار بھی کافی حد تک درجۂ حرارت پر ہوتا ہے۔ عملہ ہر صبح اور شام ان آلات کی ریڈنگ لکھتا ہے۔ ڈاکٹر فرحان مجید کے مطابق اب تک 200 سے زائد گڑھوں کی نگرانی کی جا رہی ہے۔

مقامی ماہی گیروں کا تعاون اور تحفظات

مقامی ماہی گیروں کی تنظیم ساحلِ نیلم فشر فورک کے صدر حاجی نذیر احمد ملاح نے اس منصوبے کی حمایت کی ہے، تاہم انہوں نے کہا کہ کچھوؤں کے تحفظ کی ذمہ داری صرف ماہی گیروں پر نہیں ڈالنی چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ بہت سے کچھوے ان جالوں میں پھنس کر مرتے ہیں جو بڑی کشتیاں استعمال کرتی ہیں، اس لیے ان کشتیوں پر بھی نگرانی ہونی چاہیے۔ مرکز کے عملے نے اس تجویز کو نوٹ کر لیا ہے۔

ماحولیاتی ماہرین کی رائے اور مستقبل کا لائحہ عمل

ماحولیاتی ماہرین کا کہنا ہے کہ ساحلِ نیلم پر کچھوؤں کی تین اقسام کے آنے کے شواہد ملے ہیں، جن میں سبز کچھوا اور زیتونی کچھوا شامل ہیں۔ ماہرین کے مطابق اگر انڈوں کی حفاظت کا یہ کام پانچ سال تک مسلسل جاری رہے تو ان علاقوں میں کچھوؤں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اسی لیے مرکز نے ڈیٹا جمع کرنے کا ایک باقاعدہ نظام بھی بنایا ہے۔

مرکز کے منتظمین کا کہنا ہے کہ وہ آئندہ مالی سال میں ایک چھوٹا عجائب گھر بھی قائم کریں گے، جہاں سیاح اور طلبہ کچھوؤں کی زندگی کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں گے۔ اس کے لیے ساحلِ نیلم کے ٹورسٹ انفارمیشن سینٹر کے قریب جگہ مختص کی گئی ہے۔ ڈاکٹر فرحان مجید کا کہنا تھا کہ ’’اگر لوگ کچھوؤں کو دیکھنے آئیں گے تو وہ ان کی حفاظت کی اہمیت بھی سمجھیں گے، اور یہی اس منصوبے کی اصل کامیابی ہوگی۔‘‘